رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ ربوہ

الفضل

فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: جمعہ * ۲۷ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۷ احسان ۱۳۳۴ھش * ۱۷ جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۴۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ ؍ احسان ۔ محترم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے قائمقام امیر مقامی چند روز کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے ہیں ۔ آپ کی جگہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر مقامی کے فرائض سرانجام دیں گے ۔

کل بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں ایک تقریری مقابلہ ہوا ۔ جس میں دس خدام نے شرکت کی ۔ امین اللہ صاحب سالک ۔ پرویز پروازی صاحب اور منیر الدین احمد صاحب علی الترتیب اول دوم اور سوم رہے

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی خاں صاحب تاحال فالج کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں ۔ عام طبیعت بھی کچھ ناساز ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

غازہ کے متعلق مصر اور اسرائیل کا تنازعہ خطرناک صورت اختیار کر گیا ہے

برطانوی سفیر کی طرف سے مصر کو نرم رویہ اختیار کرنے کا مشورہ

قاہرہ ۱۶ جون برطانوی سفیر مقیم مصر نے جو اب اپنے عہدے سے سبکدوش ہو رہے ہیں ۔ ایک الوداعی تقریب میں تقریر کرتے ہوئے غازہ کے علاقے کی صورت حال کو انتہائی خطرناک قرار دیا ۔

آپ نے اس سلسلے میں اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا ۔ میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ حکومت مصر کو اسرائیل کے ساتھ اپنے رویہ میں نرمی برتنا چاہیئے ۔ تاکہ یہ مسئلہ زیادہ الجھنے نہ پائے برطانوی سفیر نے اعلان کیا برطانیہ مسئلہ فلسطین کے متعلق ۱۹۵۰ کے سہ طاقتی معاہدے پر کاربند رہے گا ۔ اور کسی صورت میں بھی عرب اسرائیل تنازعہ میں ثالث بننے کی کوشش نہ کرے گا ۔ لیکن اسے طبعی طور پر غازہ کی صورت حالات پر جو انتہائی خطرناک نوعیت اختیار کر رہی ہے تشویش ہے اور اس کی خواہش ہے کہ جلد سے جلد فریقین میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے ۔

امریکی عوام امن چاہتے ہیں

واشنگٹن ۱۷ ؍ جون ۔ امریکی ایوان نمائندگان نے ایک قرارداد منظور کی ہے ۔ جس میں امریکی عوام کے اس عزم کا اظہار کیا گیا ہے کہ دنیا میں باعزت طریقے سے مستقل امن قائم ہونا چاہیئے اب یہ قرارداد امریکی سینٹ میں منظوری کے لئے پیش کی جائے گی ۔

امریکہ میں شہری دفاع کے تجربے

واشنگٹن ۱۷ ؍ جون ۔ آج سے امریکہ کے پچاس شہروں میں جن میں نیویارک واشنگٹن اور شکاگو بھی شامل ہیں ۔ شہری دفاع کے تجربے کئے جائیں گے ۔ امریکہ میں اپنی قسم کے یہ پہلے تجربے ہوں گے ۔ اس روز ان شہروں پر ایٹم بم گرائے جائیں گے ۔

امریکہ پاکستان کو ایٹمی ری ایکٹر دے گا

کراچی ۱۶ ؍ جون ۔ امریکہ اور پاکستان کے مابین ایک معاہدہ پر دستخط ہونے والے ہیں ۔ اس معاہدہ کے تحت امریکہ پاکستان کو ایٹم کے پرامن مقاصد کے استعمال کی تحقیقات کے لئے ایک ایٹمی ری ایکٹر دے گا ۔

امریکہ اس سلسلہ میں فلپائن سے بھی ایک سمجھوتہ طے کر رہا ہے ۔ امریکہ نے فن لینڈ کو بھی اقتصادی و فنی امداد کی پیشکش کی ہے ۔

ہیبس کارپس درخواستیں منظور کر لی گئیں

لاہور ۱۶ جون ۔ لاہور ہائی کورٹ کے فل بنچ نے راولپنڈی سازش کیس کے اسیروں کی ہیبس کارپس درخواستیں منظور کرتے ہوئے حکم دیا ہے کہ

"اسیر اس وقت تک ضمانت پر رہا رہیں گے ۔ جب تک کہ مجلس دستور ساز متعلقہ قانون کی توثیق نہ کر دے اور پھر عدالت توثیق سے متعلقہ اقدام کو جائز قرار نہ دے دے ۔ یا جب تک یہ ظاہر نہ ہو جائے ۔ کہ دستوریہ کا اجلاس منعقد ہونے کا امکان نہیں ۔ اور پھر عدالت یہ فیصلہ نہ کر دے ۔ کہ گورنر جنرل نے جن ضروری حالات کے تحت قوانین کی توثیق کی تھی وہ جائز تھے ۔

روس ۔ ہنگری اور بلغاریہ کے معاہدے

ماسکو ۱۶ جون ۔ روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق روس نے ہنگری اور بلغاریہ سے معاہدے کئے ہیں جن کے تحت روس ان ممالک کو ریسرچ میں امداد دے گا ۔ اور بلغاریہ کے سائنسدانوں کو ضروری تربیت دے گا ۔

نون گروپ نے دستوریہ کے انتخاب میں حصہ لینے کا فیصلہ کر لیا

پاکستان مسلم لیگ کونسل کا اجلاس طلب کرنے کا مطالبہ

لاہور ۱۷ ؍ جون ۔ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون اور ان کے گروپ نے دستور ساز اسمبلی کے لئے مسلم لیگیوں کی حیثیت سے انتخاب لڑنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ آج وہ اپنے کاغذات نامزدگی داخل کر دیں گے ۔

ملک صاحب نے کہا ہے ۔ ہم کسی صورت حال سے دوچار ہیں ۔ جس کے تحت مرکزی پارلیمانی بورڈ کے فیصلہ کی پرواہ نہ کرنا ہی ملک کے مفاد کے لئے ضروری ہے ۔ ملک فیروز خاں نون نے ۔ جو پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے صدر بھی ہیں ۔ مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کا جلد سے جلد اجلاس طلب کیا جائے ۔ تاکہ مرکزی بورڈ کے اقدام کے بارے میں جو برسراقتدار گروپ کے ہاتھ میں آلہ کار بن کر رہ گیا ہے ۔ لیگ کونسل کا فیصلہ لیا جائے ۔

کراچی ۱۶ ؍ جون ۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ تمام پاکستان میں گندم کی فراہمی کا کام انتہائی تسلی بخش طریق پر ہو رہا ہے ۔

تعمیری تجاویز سے چار بڑوں کی کانفرنس کامیاب ہو سکتی ہے (ماسکو ریڈیو)

ماسکو ۱۷ ؍ جون ۔ ماسکو ریڈیو نے کہا ہے کہ جنیوا میں چار بڑوں کی ملاقات اسی صورت میں کامیاب ہو سکتی ہے ۔ جبکہ مغربی طاقتوں کے سربراہ کانفرنس میں تعمیری تجاویز پیش کریں لیکن مغربی طاقتوں کے سربراہ اپنی قوت کو پیش نظر رکھتے ہوئے مذاکرات کرنے کے عادی ہیں ۔ اور ایسا رویہ روس کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ۔ امریکی لیڈر اپنی شرائط کے مطابق تصفیہ چاہتے ہیں ۔ اور وہ یک طرفہ رعایتوں کے خواہشمند ہیں ۔

فن لینڈ امریکی امداد قبول نہیں کریگا

ہلسنکی ۱۷ ؍ جون وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ایٹمی توانائی کی ترقی کے سلسلے میں فن لینڈ امریکہ کی اقتصادی اور فنی امداد کی پیشکش قبول کرنے سے انکار کر دے گا ۔ امریکہ کی پیشکش اسی نوعیت کی ہے ۔ جو وہ دیگر مغربی ممالک کو دے چکا ہے ۔

امریکہ اور جاپان کا مجوزہ معاہدہ

واشنگٹن ۔ ۱۶ ؍ جون امریکہ کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے ۔ کہ امریکہ اور جاپان کے درمیان ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال پر اگلے ہفتے سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ انہی حلقوں کا کہنا ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان سمجھوتہ کے بارے بات چیت قریباً ختم ہو چکی ہے ۔ اور اب صرف دونوں حکومتوں کی منظوری باقی ہے ۔

چار طاقتی کانفرنس کو امریکہ ناکام بنانا چاہتا ہے

"پراودا" کا امریکہ پر الزام

لنڈن ۱۶ ؍ جون ۔ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" نے لکھا ہے کہ امریکی لیڈروں اور ان کے ساتھیوں کی طرف سے چار بڑوں کی کانفرنس کے لئے جو معاملات تجویز کئے گئے ہیں ۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کانفرنس کو ناکام بنانے اور اسے کمیونزم کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کا ایک ذریعہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جون ۱۹۵۵ء

روحانی انقلاب کی ضرورت

اشتراکی ممالک میں جن میں سے روس مرکزی حیثیت رکھتا ہے. سوائے اشتراکیت کے کسی نظریہ کی تبلیغ و اشاعت عملاً نا ممکن ہے۔ مذہب کی مخالفت جیسا کہ ہم نے کل ان کالموں میں بتایا تھا اشتراکیت کا بنیادی اہم اصول ہے۔ اور کسی اشتراکی ملک میں کوئی مذہب آزاد نہیں ہو سکتا۔

جیسا کہ کل ہم نے بتایا تھا اشتراکیت ایک کلیاتی نظریہ ہے. جس کے معنے یہ ہیں کہ ایک اشتراکی ملک کی حکومت اپنے نظریات بالجبر لوگوں پر ٹھونس سکتی ہے۔ اور اس نظریہ کے مطابق یہ ضروری ہے کہ تمام ملک کے باشندوں کی تعلیم و تربیت حکومت کے مقرر کردہ طریقوں سے کی جائے۔ اور چونکہ اشتراکیت مادہ پرستی کو بھی ضروری سمجھتی ہے۔ اس لئے ان ممالک میں دوسرے نظریات جن کا مذہبی عقائد سے تعلق ہو پھول پھل نہیں سکتے۔ بلکہ ایسے ممالک میں اصولاً یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مادہ پرستی کے خلاف تمام نظریات کو سرے سے ختم کر دیا جائے۔

جیسا کہ ہم نے کل بتایا تھا کہ روس اور دوسرے اشتراکی ممالک جو در اصل روس ہی کے زیر اثر سمجھنے چاہئیں۔ مثلاً چین یوگوسلاویہ وغیرہ میں حقیقتاً مذہب کو بالکل آزادی حاصل نہیں۔ اور نہ ہو سکتی ہے مگر کچھ عرصہ سے روس اور ایسے دوسرے ممالک یہ پروپیگنڈا کر رہے ہیں کہ ان میں مذہب کو پوری پوری آزادی حاصل ہے۔

چند روز ہوئے انگریزی معاصر پاکستان ٹائمز (لاہور) میں "یوگوسلاویہ کے روزنامہ" کے زیر عنوان مسٹر فریمین کا ایک مقالہ شائع ہوا تھا. جس میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی تھی. کہ یوگوسلاویہ میں رومن کیتھولک مذہب کو پوری پوری آزادی حاصل ہے. اس کے متعلق لاہور کے ایک رومن کیتھولک نے پاکستان ٹائمز ہی میں ایک مراسلہ شائع کرایا ہے. جس کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے. کہ رومن کیتھولک کو یوگوسلاویہ میں کہاں تک اور کیسی آزادی حاصل ہے. ہم ذیل میں اسکے بعض حصوں کا ترجمہ پیش کرتے ہیں. مراسلہ نگار لکھتا ہے.

"یہ مسٹر جان فری مین کا مضمون بعنوان "یوگوسلاویہ ڈائری" کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ یوگوسلاویہ میں رومن کیتھولک کے حالات پر جو انہوں نے اظہار خیال فرمایا ہے غلط فہمیوں پر مبنی ہے۔ ڈائری کے پڑھنے سے یہ تاثر ہوتا ہے۔ کہ مضمون نگار کو اس امر کا یقین ہے۔ کہ یوگوسلاویہ میں رومن کیتھولک کو مکمل آزادی حاصل ہے یہ امر کہ تمام گرجے دینداروں سے بھرے رہتے ہیں۔ اور پادریوں کو جائز مواقع پر ہر جگہ جانے کی اجازت ہے۔ اس بات پر ضروری طور پر دلالت نہیں کرتا. کہ ملک میں چرچ آزاد ہے۔ اور ان کے مذہبی اعمال کی ادائیگی پر کوئی پابندی نہیں۔

روزنامچہ نویس نے اطالوی پادریوں کے تکبر کے مقابلہ میں یوگوسلاویہ کے پادریوں کی لجاجت کا ذکر کر کے یہ عجیب و غریب نتیجہ نکالا ہے کہ آخر الذکر کا رویہ خدا پرستی کا بہتر مظاہرہ ہے۔

مگر روزنامچہ نگار نے غیر معلوم طور پر اس کی وجہ کا اعتراف کر لیا ہے۔ جہاں وہ کہتا ہے کہ "اشتراکی ممالک میں بودوباش انہیں تکبر کا مظاہرہ کرنے سے روکتی ہے"

اب یوگوسلاویہ میں رومن کیتھولک کی موجودہ صورت حال کا پس منظر بیان کرنے کے لئے میں بتاتا ہوں کہ چرچ اور حکومت کے درمیان تنازعہ اس وقت سے شروع ہے. جب آرچ بشپ سٹیپ نک کارڈینل مقرر کیا گیا تھا.

حکومت یوگوسلاویہ نے پوپ کے سفیر کو جو انقطاع تعلقات کا اطلاعیہ بلغراد میں دیا. اس میں انقطاع کی ایک وجہ یہ لکھی ہے. کہ آرچ بشپ سٹیپ نک کا تقرر حکومت میں دخل اندازی کے مترادف ہے.

پوپ کی ایک حیثیت بطور ویٹیکن شہر کی ریاست کا ہیڈ ہونے کے سیاسی ہے. اور بلغراد میں اس کا سفیر اسی حیثیت سے موجود تھا. مگر بلحاظ مذہبی سربراہ ہونے کے اس کی حیثیت مختلف اور عالمگیر ہے. کارڈینل مقرر کرنا اسی حیثیت سے تھا. اور اسی چپقلش کا نتیجہ ہے کہ یوگوسلاویہ میں رومن کیتھولک پر ظلم و ستم توڑے جا رہے ہیں:

ڈائری نویس کا یہ بیان کہ گرجے بھرے رہتے ہیں درست ہوگا رومن کیتھولک چرچ نے اس کا کبھی انکار نہیں کیا مگر یوگوسلاویہ حکومت کی چرچ کے کاروبار میں دخل اندازی کی ہمیشہ مذمت کی گئی ہے. جس کا جواب حکومت نے یہ دیا ہے کہ اسنے پرائمیٹ کو ناجائز طور پر قید کر رکھا ہے۔ اور وہ ابھی جیل میں ہے

یہ واقعہ کہ یوگوسلاویہ حکومت کئی ایک مذہبی اداروں کی روپیہ سے مدد کرتی ہے. ایک عجیب تضاد ہے۔ حقیقت یہ ہے. کہ حکومت رشوت دے کر پادریوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتی ہے۔ تاکہ مذہبی مزاحمت کو کمزور سے کمزور کر دے" (پاکستان ٹائمز ۱۲ جون)

اس مراسلہ سے اشتراکی حکومت کی مذہب کے متعلق پالیسی کا ٹھوس ثبوت مہیا ہوتا ہے اشتراکیت اصولاً مجبور ہے کہ مذہب کا نام و نشان دنیا سے مٹا دے

اس کا نتیجہ جو نکلنے والا ہے خود بعض روسی مفکرین کے احساس سے بھی واضح ہوتا ہے۔ چنانچہ پچھلے دنوں ایک روسی نے بتایا تھا. کہ نوجوانوں میں جرائم کی نسبت بہت زیادہ ہو رہی ہے۔ وہ اخلاق سے بالکل عاری ہوتے جا رہے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ دنیا اپنی تباہی کے زیادہ سے زیادہ نزدیک ہو رہی ہے اور زیادہ تشویشناک حالت یہ ہے کہ ان اقوام میں جتنی بداعتقادی بڑھتی جا رہی ہے۔ اتنی ہی ان کے پاس تباہی کی طاقتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس لئے اب سوائے ایک عظیم روحانی انقلاب کے دنیا نہیں بچ سکتی.

تعلیم الاسلام کالج کانووکیشن

کے متعلق ضروری اطلاع

(۱) اس دفعہ کالج کانووکیشن مورخہ ۱۹ جون بروز اتوار بوقت آٹھ بجے صبح کالج کے میدان میں منعقد ہوگی انشاء اللہ العزیز۔ محترم پروفیسر میاں افضل حسین صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور خطبہ تقسیم اسناد ارشاد فرمائیں گے۔

(۲) واضح ہو کہ یہ تقریب کوئی پبلک تقریب نہیں ہے۔ اس لئے اس میں شمولیت کے لئے پاس حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ جو سیکرٹری کانووکیشن سے مل سکیں گے۔ پاس لینے والے حضرات اور وہ حضرات جنہیں پہلے مدعو کیا جا چکا ہے۔ سات بجکر ۴۵ منٹ سے قبل اپنی اپنی نشستوں پر ضرور تشریف فرما ہو جائیں۔ دیر سے تشریف لانے والے اصحاب کو ہماری معذرت کے ساتھ واپس جانے کی زحمت اٹھانا ہوگی جس کا ہمیں انتہائی قلق ہوگا۔

(۳) ڈگری لینے والے طلباء اپنے گون اور ہڈ کے ساتھ ۱۸ جون کو پانچ بجے شام تک کالج پہنچ جائیں۔

(۴) مختلف مضامین اور کھیلوں کے انعامات حاصل کرنے والے طلباء بھی اٹھارہ کو شام سے پہلے پہلے خاکسار کو اپنی آمد سے مطلع کر دیں۔ والسلام

(خاکسار نصیر احمد خان سیکرٹری کالج کانووکیشن)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے حضرت صاحب کی صحت

اور

حالاتِ سفر کے متعلق دوسری رپورٹ

(۳)

انتیس تاریخ صبح ۸ بجے مکرم چوہدری صاحب آنریبل جناب ملک صاحب کو ملنے گئے۔ وہاں سے واپس آکر نو بجے کے قریب حضور مع ساتھیوں کے مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ ایک پرفزا مقام جو یہاں سے چالیس کلومیٹر ہے دیکھنے گئے اس جگہ کا نام شافت ہازن Shaufhausen ہے اور یہاں سے دریائے رہائین ایک آبشار کی شکل میں گرتا ہے۔ اس جگہ کو رہائین فال Rheinfall کہتے ہیں۔ یہ جگہ بہت ہی خوبصورت ہے۔ دریا کے اس طرف کنارے پر ایک پرانے قلعہ میں آجکل ہوٹل ہے۔ ہوٹل سے گزر کر حضور نے آبشار کا نظارہ دیکھا۔ خاکسار اور مرزا مبارک احمد صاحب نیچے گئے۔ تاکہ دریا کی سطح سے کچھ تصاویر لیں۔ تھوڑی دیر بعد ہم اوپر آئے تو دیکھا کہ حضور کار میں بیٹھ کر دوسری طرف سے آبشار کا نظارہ دیکھنے مکرم چوہدری صاحب کے ساتھ تشریف لے گئے ہیں۔ اور مکرم باجوہ صاحب ہمارا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہم دوسری کار میں بیٹھ کر دوسری طرف گئے۔ مگر پتہ لگا کہ حضور وہاں سے تشریف لے جا چکے ہیں۔ چنانچہ ہم پہلی جگہ پھر واپس آئے اور ہوٹل سے زیورک مکان پر فون کیا۔ تو معلوم ہوا کہ حضور واپس گھر تشریف لے گئے ہیں۔ اس پر ہم لوگ بھی واپس گھر آگئے۔ نماز ظہر و عصر حضور نے احباب کے ساتھ ادا کی۔ اور کچھ دیر تشریف فرما رہے ساڑھے پانچ بجے حضور مع مکرم چوہدری صاحب مرزا مبارک احمد صاحب۔ خاکسار اور شیخ ناصر احمد صاحب ہز ایکسی لنسی ملک غلام محمد صاحب گورنر جنرل کی طبیعت پوچھنے ان کے کلنک میں تشریف لے گئے۔ اور وہاں تھوڑی دیر ٹھہر کر حضور واپس تشریف لائے۔ مکرم چوہدری صاحب نے شام کا کھانا حضور کے ساتھ کھایا۔ اور دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔

تیس تاریخ صبح حضور نے جنیوا تشریف لے جانا تھا۔ چنانچہ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب ہم لوگ روانہ ہوئے حضور کے ہمراہ گھر کی سب مستورات مرزا مبارک احمد صاحب مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب باجوہ صاحب، خاکسار اور مکرم چوہدری صاحب بھی شہر لوزرن Luzern تک ساتھ گئے۔ یہاں سے روانہ ہوتے وقت حضور کی کار میں مکرم چوہدری صاحب۔ مرزا مبارک احمد صاحب (جو کار چلا رہے تھے) اور سیدہ ام متین تھیں۔ باقی سب دوسری کار یعنے Mercedes میں تھے۔ زیورک سے لوزرن تک راستہ پہاڑوں میں سے ہو کر جاتا ہے۔ راستہ میں ایک جھیل بھی آئی جس کا نام زوگ Zug ہے۔ بہت خوبصورت جھیل ہے۔ لوزرن Luzern بھی جھیل لوزرن کے کنارے واقعہ ہے۔ یہ جھیل بھی بہت خوبصورت ہے اور بڑی ہے۔ اس کی شاخیں پہاڑوں میں پھیلتی ہیں۔ شہر لوزرن خوبصورت شہر ہے۔ یہاں سے مکرم چوہدری صاحب واپس ہوئے۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب کار میں لوزرن تک ساتھ گئے اور انکے ساتھ ہی مکرم چوہدری صاحب واپس ہوئے لوزرن سے حضور والی کار میں خالد آگئے اور مرزا مبارک احمد صاحب کی جگہ مسٹر خالد فتاک (جو ڈرائیور ہیں اور ہالینڈ سے آئے ہیں بہت مخلص احمدی ہیں) نے کار چلانی شروع کی۔ یہاں سے ہم لوگ ایک شہر Sarnan زارنن پہونچے۔ جہاں ایک چھوٹی سی خوبصورت جھیل ہے۔ جھیل کے کنارے ایک ہوٹل میں حضور نے اور ساتھیوں نے چائے پی پھر آگے روانہ ہوئے۔ ایک بجے کے قریب ہم لوگ Interlaken پہونچے۔ یہ جگہ بہت خوبصورت مقام پر واقع ہے۔ دونوں طرف اونچے اونچے پہاڑ برف سے ڈھکے ہوئے ہیں جن میں سے بہت سی آبشاریں نیچے جھیل میں گرتی ہیں۔ اس شہر یعنے انٹرلاکن کے دائیں بائیں دو بہت بڑی جھیلیں ہیں۔ جن کا پانی بیحد شفاف اور گہرے سبزی مائل نیلے رنگ کا ہے۔ انٹرلاکن میں حضور نے دو گھنٹے قیام فرمایا۔ اور ہوٹل انٹرلاکن میں دوپہر کا کھانا کھایا۔ اور ایک دوکان سے کچھ سامان بھی خرید فرمایا۔ تین بجے ہم لوگ یہاں سے روانہ ہوئے۔ ہماری کار پہلے تو جھیل کے کنارے کنارے چلتی رہی۔ پھر جھیل کو چھوڑ کر ایک وادی میں سے ندی کے کنارے سڑک پر چلتی رہی۔ دونوں طرف برفانی پہاڑ تھے بہت دلکش منظر تھا جس کو حضور نے بہت پسند فرمایا۔ چار بجے کے قریب سڑک پر کار میں کھڑی کر کے حضور نے نماز ظہر و عصر با جماعت ادا فرمائی۔ اور ہم آگے روانہ ہوئے یہاں سے ہمنے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا شروع کیا۔ اور تھوڑی دیر میں ہم ایک درہ میں تھے۔ جس کا نام Jaun یاؤن ہے۔ درہ میں ابھی تک کچھ برف موجود تھی۔ اس درہ سے گزر کر پھر ہم نے نیچے اترنا شروع کیا۔ حتے کہ ہم پھر وادی میں آگئے۔ اس وادی سے آگے جنیوا کو دو راستے تھے۔ ہماری کار آگے تھی۔ دوسری کار کے ڈرائیور کو یہ ہدایت دی تھی۔ کہ چونکہ دیر ہو چکی ہے۔ لہذا چھوٹے راستہ سے جانا ہے۔ مگر وہ یہ بات نہ سمجھا اور جب ہم اس دوراہے سے ذرا آگے نکل کر دوسری کار کے انتظار میں ٹھہرے۔ تو میں نے دیکھا کہ ہماری دوسری کار دوسرے راستہ سے جا رہی ہے۔ چنانچہ ہم نے فوراً اپنی کار موڑ کر اس کے پیچھے کر دی۔ مگر بوجہ اس کے کہ پانچ چھ منٹ کا وقفہ ہو گیا۔ وہ کار ہم سے زیادہ آگے نکل گئی۔ ہم اس کو پانے کی کوشش کرتے رہے۔ مگر ناکام رہے۔ اور اس وجہ سے حضور کو گھبراہٹ شروع ہو گئی۔ ہم لوگ دوسری کار کے پیچھے تیزی سے چلتے رہے۔ حتے کہ جھیل جنیوا کا کنارا آگیا۔ جہاں شہر وی وے Vevey آباد ہے۔ یہاں سے ہم جھیل کے کنارے چلتے چلتے شہر لاسین Lausanne پہونچے۔ اور پھر اس شہر سے جنیوا کا رخ کیا۔ ہماری کار بہت تیزی سے جا رہی تھی۔ مگر دوسری کار ہمیں نہ مل سکی۔ اور اس کی وجہ سے حضور کی طبیعت اور بھی زیادہ پریشان ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد ہم جنیوا پہونچے۔ اور سیدھے ہوٹل میں گئے وہ یہ وہی ہوٹل ہے جس میں پہلی دفعہ حضور نے قیام فرمایا تھا۔ اور اس کا نام (Hotel Del Ecu) ہوٹل کے Hall porter نے بتایا کہ باجوہ صاحب کا ٹیلیفون Lausanne سے آیا ہے کہ وہ ہم سے بچھڑ گئے تھے۔ اور اب سیدھے جنیوا آرہے ہیں۔ اس طرح دوسری کار کے علیحدہ ہو جانے سے حضور کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ اور بے چینی بڑھ گئی تھی۔ لہذا ہوٹل میں ایک مقامی ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس نے دیکھ کر کہا کہ باقی سب کچھ ٹھیک ہے۔ مگر گھبراہٹ کی وجہ سے نبض تیز ہے۔ نو بجے کے قریب دوسری کار بھی آگئی۔ اور حضور کا فکر دور ہوا الحمدللہ علی ذالک۔

اکتیس تاریخ صبح حضور ایک ہومیو پیتھ ڈاکٹر Dr P. Schmidt کو دکھانے تشریف لے گئے۔ اس ڈاکٹر نے تقریباً دو گھنٹے حضور کا معائنہ کیا۔ پھر حضور ہوٹل واپس تشریف لے آئے۔ آج حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی رہی۔ چار بجے میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے جاکر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دوا لے کر آیا۔ (باقی)

اعلان برائے خاص توجہ احباب جماعت

مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ دن بدن بہتر ہو رہی ہے۔ مگر ابھی پوری طاقت نہیں آئی۔ حضور جلدی تھک جاتے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ احباب جماعت نے بہت زیادہ ڈاک حضور کو براہ راست بھجوانی شروع کر دی ہے۔ جس سے حضور کی صحت پر اثر پڑنے کا خطرہ ہے۔ اس کے پیش نظر احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ حضور کو براہ راست لمبے لمبے خط نہ لکھا کریں۔ بلکہ جیسا کہ مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور پرائیویٹ سیکرٹری نے متعدد بار اعلانات کے ذریعہ واضح کر دیا تھا۔ کہ حضور کو پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کی معرفت صرف دو چار سطریں چھوٹے کاغذ پر اور صاف خط میں لکھ کر بھیجا کریں۔ اسپر عمل کیا جائے۔ اس وقت مرکز اور بیرونی جماعتوں کے احباب کی محبت خلوص اور ایثار کا یہی تقاضا ہے کہ وہ اپنے سب سے زیادہ قیمتی اور نایاب وجود کی حفاظت کی خاطر قربانی کریں اور جتنا زیادہ سے زیادہ حضور کو آرام دے سکتے ہیں پہنچائیں جب حضور اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت مند ہو کر واپس تشریف لے آئیں گے۔ تو اس وقت حسب موقعہ اپنی محبت کا اظہار کریں۔

(ناظر اعلیٰ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سفر دمشق کی بعض اہم خصوصیات

(از جناب میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب پشاور)

محولہ بالا موضوع کے متعلق مکرمی مولوی محمد یعقوب صاحب نے الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں کافی وضاحت سے روشنی ڈال دی ہے مگر باریک غور سے مجھے بعض اور باتیں ایسی ملی ہیں۔ جو ناظرین الفضل کی مزید ترقی ایمان کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اسلئے مختصراً عرض کر دیتا ہوں۔

دمشق کی طرف پہلا سفر

۱۹۲۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ اپنے بارہ حواریوں کے ساتھ لندن کانفرنس مذاہب میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے۔ اور راستے میں چند دن کے لئے دمشق میں بھی ٹھہرے۔

(۱) اسوقت حضور نے یہ سفر ٹرین یا موٹر سے کیا تھا۔ اسلئے نزول کا نظارہ پردۂ خفا میں رہا (۲) پھر حضور اس وقت بیمار نہ تھے اسلئے دو زرد چادروں والی حالت اور کیفیت بھی نمایاں نہ ہو سکی (۳) اس وقت دمشق میں کوئی جماعت نہ تھی۔ اور نہ ہی کوئی دعائیں کرنے والے ابدال تھے۔ اور نہ ہی خاص دعاؤں اور صدقات کی ضرورت تھی۔ کیونکہ حضور جوان اور تندرست تھے ماشاء اللہ اور سفر بھی بحری جہاز اور ریل موٹر کا تھا۔ جو نسبتاً محفوظ ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسوقت حضور نے ابھی مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ نہ کیا تھا۔ جس میں حضور کو واضح طور پر انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ۔ فرمایا گیا تھا۔ البتہ منارۃ البیضاء مشرقی میں نازل ہونے والا حصہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہو گیا۔

دمشق کے پہلے سفر کا دوسرے سفر سے موازنہ

مگر اب یہ پیشگوئی دوسری دفعہ (مئی ۱۹۵۵ء میں) چونکہ زیادہ شان سے پوری ہوئی ہے۔ اسلئے اس سفر کا پہلے سفر سے موازنہ دوستوں کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔

(۱) اوّل۔ یہ سفر بھی حضور نے بطور مہمان اور مسافر کے دمشق کی طرف کیا ہے۔ کیونکہ اصل مقصود [illegible] منزل زیورک تھا۔ اور دمشق میں صرف چند دن [illegible] کے لئے قیام کرنا پڑا۔ کیونکہ حضور بیمار تھے اور لمبا ہوائی سفر نہ کر سکتے تھے۔ اس لئے سفر میں وقفہ آرام کے لئے ضروری تھا۔

(۲) یہ سفر ہوائی جہاز میں کیا گیا ہے۔ جو آسمان سے نزول کے مفہوم کو ذہن کے قریب کر دیتا ہے

(۳) کہا جاتا تھا کہ مسیح ابن مریم منارۃ بیضاء تک فرشتوں کے کندھوں پر آجائیگا۔ مگر پھر وہاں سے خود نہ اتر سکے گا۔ بلکہ اس کے لئے سیڑھی لگائی جائے گی (اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی تھی) مگر حسبات کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ پورا کر کے ہمارے مسلمان بھائیوں پر جو اس عقیدہ کے تھے۔ حجت پوری کر دی ہے کیونکہ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے بڑے ہوائی جہازوں پر سے اترنے کے لئے ہمیشہ سیڑھی (Gangway) کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جو حضور کے KLM جہاز کے لئے بھی کیا گیا۔ کیونکہ وہ بھی بہت بڑا تھا۔ اور زمین سے کافی اونچا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۴) ایک شرط اسکے لئے دو زرد چادریں تھیں جن میں ملبوس ہو کر مسیح ابن مریم نے نازل ہونا تھا۔ یہ تمثیلی زبان اور استعارہ ہے۔ اور اس سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبتلا تھے اور ساری عمر رہے۔ یعنی ایک سر کے اوپر کے حصہ کی (دوران سر) اور دوسری نچلے حصے کی (یعنی ذیابیطس) اور اسی طرح حضور علیہ السلام کا مثیل۔ مصلح موعود بھی جن کو حضور نے مسیح ابن مریم بھی فرمایا ہے (ملاحظہ ہو کتاب ازالہ اوہام حصہ اول) نزول دمشق کے سفر سے قبل دو امراض میں مبتلا تھا۔ یعنی سخت اعصابی ضعف یا فالج جن کا منبع دماغ (اوپر کا حصہ) ہے اور دوسرے مرض نقرس جو حضور کو بالعموم پاؤں کے انگوٹھا۔ ٹخنہ یا گھٹنوں میں درد کرتا ہے۔ جو جسم کا نچلا حصہ ہے

(۵) دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اترنے کا نظارہ بھی اسدفعہ بہت شان سے پورا ہوا۔ کیونکہ حضور بوجہ بیماری اور اعصابی ضعف کندھوں کے سہارے کے محتاج تھے۔ گو ملائکہ کے سہارے سے مراد اصل میں الہٰی تائید اور غائبانہ نصرت اور دونوں قسم کے جلالی و جمالی نشانات بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر ظاہری لحاظ سے بھی یہ دو فرشتے اسدفعہ یعنی ہوائی جہاز میں موجود تھے۔ اور حضور کے ہمراہ دو بیگمات اور دو بچیوں کے علاوہ صرف دو خدام ہی تھے۔ جن کے کندھوں یعنی (خدمت۔ ایثار۔ جاں نثاری وفاداری اور محبت کے جذبات) پر حضور نے یہ سفر سخت ناموافق حالات میں کیا۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے۔ کراچی سے روانگی کے فوراً بعد ہی حضور کو سخت سردی لگنی شروع ہوئی۔ اور قریب تھا کہ فالج کا حملہ دوبارہ ہو جائے۔ مگر پہلے فرشتہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفاداری فرزندانہ خدمت اور محبت نے ان کو مجبور کر دیا کہ وہ قریباً ساری رات ہی جاگ کر حضور کے جسم اطہر پر کمبل ڈالتے رہے جو گر گر جاتے تھے۔ اور دوسرے فرشتہ عزیزم مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمکم اللہ نے حضور کو دوائی دی۔ جبکہ قہوہ کا انتظام چوہدری صاحب کے اثر و رسوخ کی وجہ سے جلدی ہو گیا۔ کیونکہ ہیگ میں انٹرنیشنل کورٹ کا جج ہونے کی وجہ سے KLM کے عملہ کو (جو کہ ڈچ ہیں) انکا کافی لحاظ اور ادب تھا۔ جس کی وجہ سے حضور کو سفر میں کافی سہولت اور آرام رہا۔ پھر جب تک حضور کی آنکھ نہیں لگی۔ اور سردی کا اثر دور نہ ہوا۔ مرزا منور احمد صاحب ادب سے حضور کی سیٹ کے پاس کھڑے رہے اور خادم کی طرح خدمت پر کمربستہ رہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ گویا دونوں فرشتوں نے جماعت کی ایک نہایت ہی قیمتی امانت کی ہماری طرف سے حفاظت اور خدمت کی۔

(۶) ایک اور خصوصیت اس سفر کی یہ ہے کہ اس دفعہ دمشق میں نزول ایسی حالت میں ہوا جب کہ حضور مصلح موعود ہونے کا دعوےٰ کر چکے تھے۔ اور الہام کی رو سے حضور انا المسیح الموعود مثیلہ وخلیفتہ کا خطاب مل چکا تھا۔ گویا حضور خود مسیح ابن مریم ظلی طور پر بن چکے تھے۔

(۷) ساتویں خصوصیت اس سفر میں یہ تھی کہ اس سفر کے وقت دمشق میں مخلصین اور جاں نثاروں کی جماعت موجود تھی۔ جو حضور کے لئے دعائیں کر رہی تھی۔ موجب الہام یدعون لک ابدال الشام اور یہ الہام اس وقت کا ہے۔ جب کہ دمشق کی جماعت کے اکثر دوست ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ اور جیسا کہ بتایا جا چکا ہے منارہ سے مراد جماعت بھی ہوتی ہے۔ جو لوگوں کے لئے نور اور ہدایت کا موجب ہو۔ پھر یہ جماعت ظاہری لحاظ سے بیضاء (سفید) بھی ہے۔ کیونکہ شامی عرب بہت خوبصورت اور سفید فام ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ علاقہ کافی سرد ہے۔ بہ نسبت عراق۔ اردن۔ عرب وغیرہ ممالک کے جو گرم ہیں اور ان کے باشندے باوجود عرب ہونے کے گندم گوں بلکہ بعض سانولے بھی ہوتے ہیں۔ جیسے یمنی عرب وغیرہ۔

ابدال الشام کی دعائیں

آخری خصوصیت اس سفر کی یہ ہے۔ کہ اس سفر میں بوجہ حضور کی سخت تشویشناک بیماری اور لمبے ہوائی سفر کا عادی نہ ہونے کے دعاؤں اور صدقات کی سخت ضرورت تھی۔ اور جس کے لئے دمشق کی جماعت بھی دعائیں کر رہی تھی اور صدقات دے رہی تھی۔ واضح ہو کہ ہوائی سفر بالعموم ٹرین اور موٹر کے مقابلہ میں بہت غیر محفوظ ہوتا ہے اور پھر ان ایام میں جبکہ ہر جگہ نفخہ کا لم والے بڑے لوگوں کو ہلاک کرنے پر مستعد رہتے ہیں۔ اور خصوصاً جبکہ حضور کے سفر کے دو ہفتہ قبل ہی چینی لیڈروں کا ایک ہندوستانی ہوائی جہاز گرا دیا گیا تھا۔ یہ سفر بہت ہی فکر اور تشویش پیدا کرنے والا تھا۔ جس کے لئے بہت بڑی دعاؤں اور صدقات کی ضرورت تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تضرعات کو شرف قبولیت بخش کر سنیں اور ہمارے محبوب آقا کو بمع خدام بخیریت زیورک پہنچا دیا۔ آخر میں ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کا علاج کامیاب کرے۔ اور بخیریت واپس لائے تا ہم اللہ تعالیٰ کی اس قیمتی امانت کو واپس پا کر اپنے مولا کے حضور سربسجود ہوں۔ آمین

درخواست دعا

عزیزم چوہدری ذوالفقار احمد صاحب جو بی اے کا امتحان دے رہے تھے کہ [illegible] بخار کے [illegible] لگے۔ ایکسرے کرنے پر [illegible] کہ عزیزم کے دونوں پھیپھڑے متاثر ہیں۔ عزیزم کو راولپنڈی کے ٹی بی ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت سے عزیز موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شبیر احمد نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان

لفظ "پہلا" اور "آخری" کی تشریح

(از مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب بی۔ اے)

اردو زبان کے دو لفظ پہلا اور آخری زمانی اور مکانی نسبت کے لحاظ سے مختلف معانی کے حامل ہیں۔ کبھی ان کے معانی میں خوبصورتی اور رفعت شان پائی جاتی ہے۔ جو باعثِ فخر ہوتی ہے۔ اور کبھی خرابی اور پستی ظاہر ہوتی ہے۔ جسے کوئی سلیم العقل انسان قبول یا پسند کرنے کے لئے تیار نہیں۔ غرضیکہ ان الفاظ کا استعمال موقع اور محل کے مطابق مختلف معنے دیتا ہے۔

مثال کے طور پر حضرت آدمؑ بنی نوع انسان میں وہ سب سے پہلے آدمی ہیں جن سے انسانی نسل شروع ہوئی۔ اور جن کی نسل میں بزرگ ہستیاں مثل انبیاءؑ۔ اولیاء۔ مفکر۔ مصلح اور حکمران پیدا ہوئے۔ ہمارے دل میں حضرت آدمؑ کی عزت اور عظمت اس وجہ سے ہے۔ کہ آپ اس نسل آدم کے جد امجد ہیں۔ جس میں ذی شان ہستیاں پیدا ہوئیں۔ ان معنوں میں حضرت آدمؑ کا پہلا انسان ہونا باعثِ فخر ہے۔

لیکن اگر حضرت آدمؑ اکیلے آدمی ہوتے اور ان کے بعد انسانی نسل کا سلسلہ جاری نہ ہوتا۔ تو اس میں حضرت آدمؑ کے لئے جائے فخر کچھ نہ تھی۔

اسی طرح لفظ آخر کے معنے سمجھے جا سکتے ہیں۔ اگر اس لفظ میں خوبی یا کمال کے معنی پائے جائیں۔ تو یہ لفظ مستحق تعریف ہے۔ اور اگر خرابی کے پائے جائیں، تو نہ صرف مستحق تعریف نہیں رہتا۔ بلکہ قابل افسوس ہو جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس پر ایک سلسلہ خیر منقطع ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ فلاں اپنے خاندان کا آخری بادشاہ ہے۔ یا فلاں نسل آدم کا آخری فرد ہے۔ یا دنیا کا آخری سمجھدار انسان ہے۔ یا کائنات میں آخری زندہ ہستی ہے۔ ان معنوں میں آخری کا لفظ نہایت ناپسندیدہ معنے دیتا ہے۔ جو کبھی بھی خوشگوار اور خوش آئند نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان میں سراسر قطع خیر اور نقصان کی بو آتی ہے۔

پس ثابت ہوا۔ کہ تقدم اور تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں سوائے اس کے کہ منتج و مثل۔ عبارت کا سیاق و سباق کوئی فضیلت پیدا کر دے۔ قرآن مجید کی آیت ما ننسخ من آیۃ او ننسھا نات بخیر منھا او مثلھا۔ انہی معنوں کو ظاہر کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالے اسے آخری یا بالفاظ دیگر نئی شریعت اس لئے نازل فرمائی۔ کہ وہ سابقہ یا پرانی شریعت سے بہتر تھی یا قابل عمل تھی۔ مسلمان شریعتِ محمدیہ کو محض اس لئے افضل یقین نہیں کرتے۔ کہ شریعت محمدیہ پہلی شریعتوں کے مقابلہ میں من کل الوجوہ اعلیٰ اور قابل عمل ہے۔ اور ہر ملت۔ قوم اور زمانہ کی ضرورتوں کو باحسن وجوہ پورا کرتی ہے۔ محض پچھلی شریعت ہونے کی وجہ سے افضل نہیں سمجھی جاتی۔

آیت مبارکہ متذکرۃ الصدر میں لفظ بخیر پہلی اور آخری آیتوں کی نہایت عمدہ تفسیر کر رہا ہے۔ یعنی اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ پہلی آیت کی تنسیخ اس لئے ہوئی۔ کہ دوسری آیت پہلی آیت سے بہتر تھی۔ اس سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے۔ کہ کسی شئے کی فضیلت اس کے خیر ہونے میں ہے۔ لیکن اگر اس کے اندر خیر نہیں۔ تو وہ آیت بالذات کسی فضیلت کی مستحق نہیں۔ بلکہ اس کے اندر نقص ہے، اور ناقص آیت مٹ جایا کرتی ہے۔ جیسا کہ پہلے ہوتا رہا۔ اور آئندہ ہوتا رہے گا۔ یہ قانون قدرت ہے جس کا بدلنا محال ہے۔

اسی مضمون کو سورۃ المومن میں لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولا الخ کہہ کر بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت یوسف کے بعد رسول کوئی نہ ہوگا۔ ایسا کہنے والے یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان۔ بلا سوچے سمجھے گمراہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وہ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ کہ انعام نبوت کی بندش میں مخلوق کے لئے گمراہی ہی گمراہی ہے۔ یعنی اس سے سلسلہ خیر کی بندش ہوتی ہے۔ چنانچہ اس آیت سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آخری ہونے میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ جبتک اس کے اندر خیر کا خمیر نہ ہو۔

دوسری بات جو اس آیت مبارکہ سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آخری آیت میں خیر کا ہونا اس کی فضیلت پر دال ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ آخری آیت بلحاظ فضیلت دو کام کرتی ہے۔ اول یہ کہ وہ پہلی آیت کو اس لئے منسوخ کرتی ہے۔ کہ یا تو پہلی آیت خیر نہیں رہتی یا خیر تو ہوتی ہے مگر آخری کے مقابلہ میں کم۔ جس سے ضرورت پوری نہیں ہوتی۔

بلحاظ فضیلت آخری آیت میں دوسرا وصف یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کی خیر قائم بالذات ہوتی ہے۔ اور اس سے دنیا کو فیض اور برکت پہنچتی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ دوسری آیت نہ صرف پہلی آیت کا قائم مقام ہوتی ہے۔ بلکہ پہلی آیت سے اپنی شان میں بڑھ کر ہوتی ہے۔ جس کا فیض آئندہ جاری رہتا ہے۔

مثال کے طور پر خاتم الشعراء اس شاعر کو کہیں گے۔ جو شاعری کے اوصاف یا اصناف میں اپنے ہمعصر شعراء سے فوقیت لے گیا ہو۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ شاعری اس شاعر کے ذریعہ کمال کو پہنچ کر ان معنوں میں ختم ہو گئی۔ کہ آئندہ اس کے بعد کوئی شاعر نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے خاتم الشعراء ہونے کے دو معنے لئے جائیں گے

اول یہ کہ خاتم الشعراء کا کلام اس کے ہمعصر شعراء کے کلام سے بڑھا ہوا ہے۔

دوم یہ کہ خاتم الشعراء کا کلام ایسا اعلیٰ پایہ کا ہے۔ کہ اس کے کلام کے اوصاف نہ صرف اس کے بعد بھی قائم رہیں گے۔ بلکہ متاخرین اس کے اسلوب کلام اور اندازِ بیان اور دیگر خوبیوں کا تتبع کریں گے۔ یعنی خاتم الشعراء نے صنعت شعر میں کمال حاصل کر کے ایسی بلند پایہ مثال قائم کی ہے۔ جو اس کے بعد بھی نہ صرف قائم رہے گی۔ بلکہ آئندہ اس کا تتبع کیا جائے گا۔

یعنی اس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ خاتم یا آخری کی فضیلت یہ ہے۔ کہ وہ ایک منہاج کو کمال تک پہنچاتا اور دوسروں کے لئے اسی منہاج کا راستہ کھول دیتا ہے۔ پس آخری بمعنے فضیلت اس بات کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ جس بات یا سلسلہ کو ختم کرتا ہے۔ وہ اس لئے ختم کرتا ہے۔ کہ اس کا تعلق دوسروں سے ہوتا ہے۔ لیکن اسی بات یا سلسلہ کو دوسرے رنگ یا دوسری شان میں اپنی ذات سے شروع کر دیتا ہے۔ گویا آخری یا خاتم کے اندر دو زبردست قوتیں ہیں۔ ایک وہ جس سے متقدمین کے کام یا پرانے سلسلہ کو منقطع کر دیا جائے۔ اور دوسری وہ جس سے اسی کام یا سلسلہ کو اپنی ذات سے نئے روپ میں شروع کر دے۔

لہٰذا آخری بمعنے فضیلت وہ ہستی کہلانے کی مستحق ہے۔ جس کے اندر ضبط کی اور تولید کی دونوں قوتیں پائی جائیں۔ اور دونوں قوتوں کا اس کے ذریعہ اظہار ہو۔ ورنہ جس میں صرف ایک یا دو گھنے کی ہی قوت ہے۔ وہ بمصداق آیت لن یبعث اللہ من بعدہٖ رسولاً ناقص ہستی ہے۔ آخری بمعنے فضیلت چاہتا ہے کہ وہ ایک لحاظ سے آخری ہو۔ اور ایک لحاظ سے پہلا یا مبداء ہو۔ یعنی آخری کو دو طور کی فضیلت اور قوت حاصل ہوتی ہے۔ یا آخری میں یہ دونوں قوتیں مخفی ہوتی ہیں۔ ایک بندش کی اور ایک اجراء کی۔ ان معنوں سے آخری ہونے میں واقعی فضیلت ہے۔ آؤ اب ہم انہی معنوں کو ملحوظ رکھ کر غور کریں۔

سلسلہ نبوت حضرت آدمؑ سے شروع ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات بابرکات میں کمال تام کو پہنچا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی ماننے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خاتم النبیین کے وہی معنے کئے جائیں۔ جو نبوت تام کے پہنچنے کی علت غائی کو ظاہر کریں۔ یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ خاتم النبیین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں مقام مدح میں استعمال ہوا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منصب نبوت کے کمال تام کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے ہر کلمہ گو مسلمان کا فرض ہے۔ کہ خاتم النبیین کے صرف وہی معنے لے۔ جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت باحسن وجوہ پوری ہو۔ ورنہ محض حد بندی کیلئے اللہ تعالیٰ کا آپؐ کو اس منصب عالیہ سے سرفراز کرنا کوئی فضیلت ظاہر نہیں کرتا۔

(باقی)

ایک غلطی کی تصحیح

اخبار الفضل نمبر ۱۲۳ مورخہ ۲۲ ۵/۵۵ میں مولوی نذیر احمد علی صاحب شہید سیرالیون کی وفات کی خبر دیتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ:۔

"آپ سلسلہ احمدیہ کے پانچویں مبلغ ہیں۔ جنہوں نے ممالک غیر میں فریضۂ تبلیغ ادا کرتے ہوئے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی"۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ ہمارے پانچویں نہیں بلکہ چھٹے مبلغ ہیں۔ جنہوں نے خلافت ثانیہ میں تبلیغ اسلام کرتے ہوئے ممالکِ غیر میں وفات پائی۔ حسب ذیل فہرست ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) حافظ عبید اللہ صاحب روز ہل مارشیس ۷؍دسمبر ۱۹۲۳ء

(۲) حضرت شہزادہ عبد المجید صاحب طہران۔ ایران۔ تاریخ معین نہیں ہے۔ (۱۹۲۵ء / ۱۹۲۶ء)

(۳) مولوی محمدؐ دین صاحب سابق مبلغ البانیہ۔ مشرقی افریقہ جاتے ہوئے جہاز کے سب ڈوب گئے۔ (۱۹۴۱ء)

(۴) مرزا منور احمدؐ صاحب مبلغ امریکہ ۱۶؍ستمبر ۱۹۴۸ء۔

(۵) حافظ جمال احمدؐ صاحب روز ہل مارشیس ۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء۔

(۶) مولوی نذیر احمدؐ علی صاحب فری ٹاؤن سیرالیون ۱۹؍مئی ۱۹۵۵ء

چونکہ اس امر کا آئندہ تاریخ سلسلہ پر اثر پڑتا تھا۔ اس لئے یہ نوٹ شائع کرایا جا رہا ہے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے قابل فروخت حصص

کمپنی کا سرمایہ ساڑھے تین لاکھ روپیہ ہے جو کہ ساڑھے سترہ ہزار حصص پر مشتمل ہے حصّہ کی پوری رقم چار قسطوں میں لی جائے گی۔ پہلی قسط پانچ روپے کی ہے۔ چار ہزار حصص ابھی تک قابل فروخت ہیں۔ اگر دوست ہمت کر کے یہ حصص خرید لیں تو ساڑھے سترہ ہزار حصص پورے ہو جائیں گے۔ چونکہ اس کمپنی کے قیام کا مقصد اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہے اس لئے وہ دوست جن کے دل میں اللہ تعالیٰ نے علم قرآن مجید اور اسلام کی صحیح تعلیم کی اشاعت کی تڑپ پیدا کی ہے وہ ضرور حصّہ لیں۔

(چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ)

آپ کی اولاد کا مستقبل؟

"روپیہ کا گھر میں پڑا رہنا یا سونے کی صورت میں عورتوں کے پاس رہنا قومی تمدنی کیلئے روک ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کی ترقی کی خاطر ان کی تعلیم اور پیشوں کی ترقی کی خاطر اپنی آمدن میں سے تھوڑی ہو یا بہت پس انداز کرنے کی عادت ڈالیں اور امانت کے طور پر تحریک جدید یا صدر انجمن کے خزانہ میں جمع کراتے رہیں"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے افسر صاحب امانت تحریک جدید کی خدمات حاصل فرمائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

اعلان برائے تقرر سیکرٹریان زراعت

ارشاد حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ماتحت مکرم ناظر صاحب امور عامہ نے جملہ امراء ضلعوار جماعت ہائے احمدیہ کو تحریک کی تھی کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی مضافاتی جماعتوں میں سیکرٹری زراعت کا تقرر کر کے نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔ لیکن نظارت علیا کو معلوم ہوا ہے کہ نظارت امور عامہ کی اس تحریک کو بنظر اہم نہیں دیکھا گیا۔ لہٰذا نظارت علیا اعلان کرتی ہے کہ بیرونی جماعتوں میں زراعت کے سیکرٹری مقرر کر کے امراء صاحبان اپنے اپنے ضلع کی فہرستیں بنمونہ ذیل فوراً بھجوا دیں۔— نام جماعت معہ پورا پتہ۔ نام سیکرٹری زراعت۔ یہ فہرستیں نظارت امور عامہ میں براہ راست ارسال کی جائیں۔

(ناظر اعلیٰ)

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان ضلع گوجرانوالہ متوجہ ہوں

ضلع گوجرانوالہ کی تمام جماعتوں کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء تک گذشتہ سال کی مختصر رپورٹ میرے نام ارسال فرمائیں۔ رپورٹ میں تبلیغی و تربیتی مساعی جماعت کی مالی حالت۔ بجٹ کے مقابل پر وصولی۔ نئی جماعتوں کے قیام۔ نئے بیعت کرنے والے اصحاب اپنے دوروں کے کوائف اور دوسری کوئی قابل ذکر بات سب کچھ درج کریں۔ امید ہے کہ اس کام کو اپنی پہلی فرصت میں مکمل کر کے ارسال فرمائیں گے۔

میر محمد بخش ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

میٹرک پاس نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں!

سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے مخلص نوجوانوں کی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کریں اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دنیا کے کناروں تک پہنچ جائیں

مرکز سلسلہ میں ایسے نوجوانوں کی تعلیم کے لئے دو کالج مقرر ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں چار سال کی تعلیم کے بعد شاہد کی ڈگری دی جاتی ہے۔ اس کے بعد ان کو ممالک بیرون اور بعض کو حسب ضرورت پاکستان میں خدمت اسلام کے فریضہ پر متعین کیا جاتا ہے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلے کا معیار میٹرک پاس ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے میٹرک پاس نوجوان آگے بڑھیں جن کو خدمت دین کا شوق ہو تعلیم کے دوران میں ایسے نوجوانوں کا گذارہ اور اخراجات تعلیم کا ذمہ وار سلسلہ ہے اور تعلیم سے فراغت کے بعد حسب استعداد گذارہ دیا جاتا ہے۔ بیرونی ممالک میں رہائش کے تمام اخراجات سلسلہ کے ذمہ ہوتے ہیں۔ (اندرون پاکستان میں تعیناتی پر معقول گذارہ دیا جاتا ہے) وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

(۱) گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن والٹن لاہور

داخلہ سینیئر و جونیئر ڈپلومہ کورسز (مردوں و عورتوں کے لئے) ۲۰ تا ۲۲ جون۔ انٹرویو روزانہ ۷ بجے مردوں اور ۱۰ بجے عورتوں کے لئے۔ شرائط: سینیئر ڈپلومہ گریجوایٹ۔ جونیئر ڈپلومہ میٹرک سینیئر میں پچاس پچاس روپے ماہوار کے پانچ وظائف۔ جونیئر میں بیس بیس روپے کے پندرہ وظائف تفصیل پرنسپل صاحب سے طلب ہو۔ (سول لاہور ۱۲/۶/۵۵)

(۲) پنجاب میڈیکل سکول لاہور

فرسٹ ایئر ایل۔ ایس۔ ایم۔ ایف کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں بنام پرنسپل پنجاب میڈیکل سکول لاہور بصیغہ رجسٹری ۲۵/۶/۵۵ تک لازم۔ شرائط: کم از کم فرسٹ ڈویژن سائنس والا میٹرک عمرہ ۱۶ تا ۲۱۔ مجوزہ فارم درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل اسناد درکار (۱) اصل سند میٹرک (۲) سرٹیفکیٹ رجسٹرار دربارہ مضمون وار حاصل کردہ نمبرات (۳) سرٹیفکیٹ چال چلن منجانب ہیڈماسٹر یا پرنسپل (۴) سرٹیفکیٹ تاریخ پیدائش جو مجوزہ فارم میں اپنے وطن کے تحصیلدار کی طرف سے بتائید ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع ہوگا (۵) ڈاکٹری سرٹیفکیٹ۔ پراسپکٹس جس میں فارم درخواست لگی ہوتی ہے سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ لاہور سے لیں (سول لاہور ۱۲/۶/۵۵)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں اسلم وحید صاحب بی۔ اے سٹوڈنٹ جو کہ پہلے ۱۲۰ ایوانز ہوسٹل اسلامیہ کالج لاہور میں تھے کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں (ناظر بیت المال)

درخواستہائے دعاء

(۱) میری بچی امۃ الحی کو ایک ہفتہ آفاقہ کے بعد پھر بخار شروع ہو گیا ہے۔ کمزور بہت ہو چکی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت اس یتیم بچی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

حلیمہ بیگم دارالصدر ربوہ

(۲) میرے ایک عزیز دوست سخت بیمار ہیں حالت نہایت تشویشناک ہے۔ احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خورشید عباسی بھیرہ ٹرانسپورٹ سرگودھا

(۳) میرا لڑکا مبارک علی خاں بعارضہ بخار بیمار ہے۔ نیز میرے والد ماسٹر محمد علی خانصاحب اشرف بھی بیمار ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

احمد علیخاں امجد پٹواری

(۴) میرا پوتا خسرہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان صحت کاملہ اور دینی و دنیاوی ترقی کے لئے دعا فرمائیں

محمد علی خاں اشرف صحابی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر چلوٹ

(۵) بیگم شیخ مسعود احمد رشید صاحب ڈی سی۔ ڈی جو دراؤد جبل کو اللہ تعالیٰ نے دوسری دفعہ بچی عطا فرمائی ہے۔ یہ بیگم چودھری منصور احمد صاحب کی دوسری صاحبزادی ہے احباب نومولود کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کی دعا فرمائیں۔

شیخ جمیل احمد رشید ملتان چھاؤنی

(۶) عاجز کی والدہ محترمہ ایک عرصہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے آمین (عبد الکریم خاں کاٹھگڑھی)

خدام الاحمدیہ کا پندرھواں سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال پندرھواں سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء کی تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ اس بارہ میں تفصیلات ماہنامہ خالد ربوہ کے جولائی ۱۹۵۵ء کے پرچے میں جو یکم جولائی کو شائع ہوگا درج کی جا رہی ہیں جملہ خدام الاحمدیہ کی مجالس انہیں اچھی طرح پڑھ لیں اور ان کے متعلق ضروری اطلاع دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مصر اور اسرائیل کے درمیان سرحدی حادثوں کی روک تھام

یروشلم ۱۵ جون۔ اسرائیل کے وزیر اعظم موسیو شیرٹ نے کرنل ناصر کو تجویز پیش کی تھی۔ کہ مصری اور یہودی فوجوں کے درمیان سرحدی حادثوں کو روکنے کے لئے مصری اور یہودی نمائندوں کے درمیان براہ راست بات چیت کی جائے۔ مصر نے یہودی وزیر اعظم کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے، اور کہا ہے۔ کہ مصر براہ راست بات چیت کرنے پر رضامند نہیں ہے۔ وہ صرف اقوام متحدہ کی نگرانی میں بات چیت کرے گا۔

برطانیہ مصر کو فوجی سامان مہیا کریگا

لندن ۱۵ جون۔ برطانوی حکومت نے ایک قرطاس ابیض شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت نے نہر سویز کے علاقہ کے لئے مصری حکومت کو فوجی سامان مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانوی حکومت اس سلسلہ میں پارلیمنٹ کے فیصلہ کا انتظار کر رہی ہے۔ لیکن اس نے مصری حکومت کو اس فیصلہ کی اطلاع دے دی ہے۔

آئندہ مالی مدت کے لئے نئی درآمدی پالیسی مکمل کر لی گئی

کراچی ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مرکزی حکومت نے جولائی اور دسمبر ۱۹۵۵ء کی مالی مدت کے لئے نئی درآمدی پالیسی مکمل کر لی ہے۔ اور اب صرف کابینہ کی منظوری کا انتظار ہے۔ یہ ممکن خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ چند روز کابینہ اس پر بحث کرے گی۔ اور منظوری کے فوراً بعد اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔ ایک اعلیٰ ذرائع نے یقین دلایا کہ موجودہ درآمدی پالیسی کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی نئی پالیسی کا اعلان کر دیا جائے گا۔ یہاں اطلاعاتی ذرائع کا خیال ہے۔ کہ نئی درآمدی پالیسی میں حکومت کا رجحان صارفین کو زیادہ سہولتیں بہم پہنچانے کی طرف ہوگا۔ پاکستان کی ادائیگیوں کے توازن میں ترقی کے پیش نظر درآمدات میں مقابلتاً ہر ممکن فراخدلی سے کام لیا جائے گا۔

مشرقی بنگال کا ضمنی بجٹ

ڈھاکہ ۱۵ جون۔ مشرقی بنگال کے وزیر خزانہ مسٹر اشرف الدین چودھری نے کہا ہے۔ کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ متحدہ محاذ حکومت مشرقی بنگال کے لئے ضمنی بجٹ تیار کرے۔ انہوں نے اخباری نمائندوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ مشرقی بنگال کی حکومت گورنر کے بنائے ہوئے بجٹ میں ترمیم نہیں کر سکتی۔ اس لئے ضروری اخراجات ضمنی بجٹ سے پورے کئے جا سکتے ہیں۔

پاکستانی فوٹو گرافر کو بین الاقوامی انعام

جون ۱۵ جون۔ پاکستان کے ایک فوٹو گرافر مسٹر احمد بخش کو ایک بہترین فوٹو بنانے پر بین الاقوامی انعام ملا ہے۔ مسٹر احمد بخش پاکستان کے محکمہ دفاع میں ملازم ہیں۔

دہلی ۱۵ جون۔ دہلی میونسپل کمیٹی کی حدود میں گذشتہ ہفتہ جو پیدائش اور اموات کے اعداد و شمار مہیا ہوئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دہلی میں ہر بیس منٹ بعد ایک بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اور ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ایک موت واقع ہوتی ہے۔

فلپائن میں مسلمانوں کا پہلا اسلامی ادارہ

منیلا ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فلپائن کے ایک شہر لانس لاما میں مسلمانوں کو اسلامی تعلیم دینے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ فلپائن میں مسلمانوں کا یہ پہلا اسلامی ہائی اسکول ہوگا۔ یہ ادارہ فلپائن کے مسلمانوں کی انجمن اور حکومت مصر کے اشتراک سے قائم ہوا ہے۔

برطانیہ کی مصر اور اسرائیل سے اپیل

غازہ کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کے عارضی نگران سے براہ راست گفت و شنید کی جائے

لندن ۱۵ جون۔ برطانیہ نے مصر اور اسرائیل سے یہ اپیل کی ہے۔ کہ وہ غازہ کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کے مقرر کردہ عارضی نگران سے براہ راست گفت و شنید کر کے اس مسئلہ کو سلجھانے کی کوشش کریں۔ آج برطانوی وزیر خارجہ نے مصر اور اسرائیل کے سفیروں سے الگ الگ ملاقات کر کے اس اپیل سے مطلع کیا۔ ادھر قاہرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مصری وزارت جنگ کے ایک ترجمان نے اعلان کیا کہ مصر غازہ کے مسئلہ کو پر امن طور پر حل کرنے کی خاطر ہر وقت تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔

دنیا میں روئی اور گندم کی پیداوار

روئی

روس چین ایسے ممالک کو چھوڑ کر دنیا کے بقایا تمام ممالک میں کاٹن کی کھپت اس سال پچھلے سال کے مقابلہ میں کچھ زیادہ رہی۔ مختلف ممالک کی ضروریات میں کافی ردو بدل ہو رہا ہے۔ کاٹن یارن کی پیداوار میں کمی کے باعث جاپان میں کاٹن کی کھپت پچھلے سال کے مقابلہ میں پندرہ فی صدی کم رہی ہے۔ پہلی سہ ماہی میں بھی ایک لاکھ گانٹھ کم مال تیار ہوا ایکسپورٹ ہونے والے سال کی قیمت کچھ زیادہ حاصل کرنے کی غرض سے بہتر بیلنس قائم رکھنے کے لئے بھی پیداوار پر کچھ پابندی لگائی گئی ہے۔

امریکہ میں سال کی دوسری سہ ماہی میں کاٹن کی کھپت زیادہ ہوئی۔ اور اس طرح بڑی حد تک وہ کمی پوری ہو گئی جو کہ پہلی سہ ماہی میں ہوئی تھی۔ جنوری میں وہاں ٹیکسٹائل کی پوزیشن مضبوط تھی۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں مل والوں کا مارجن زیادہ رہا۔ پچھلے سال کے مقابلہ میں یہ جون بکری بھی زیادہ تھی۔ اگر یہ حالات رہے تو پچھلے سال کے۔ . . . ملین کاٹن کی کھپت کے مقابلہ میں اس سال وہاں کھپت میں کچھ اضافہ ہوگا۔ ان دونوں ممالک کو چھوڑ کر دوسرے ممالک میں عام طور پر کاٹن کی کھپت کچھ زیادہ ہی رہی ہے۔ مغربی یورپ کے متعلق یہ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پچھلے چار مہینوں کے مقابلہ میں ایک لاکھ گانٹھ زیادہ رہی۔ جس کا تقریباً نصف حصہ برطانیہ اور جرمن میں زیادہ ہوا۔ فن لینڈ کو چھوڑ کر مغربی یورپ کے دوسرے ممالک میں بھی کاٹن کی کھپت پچھلے سال کے مقابلہ میں زیادہ تھی۔ آسٹریا پرتگال میں خاص طور پر اضافہ ہوا۔ کینیڈا میں سال کی پہلی ششماہی میں پچھلے سال کے اس عرصہ کے مقابلہ کاٹن کی کھپت میں دس فیصدی اضافہ ہوا۔ انڈیا میں سال کی پہلی سہ ماہی میں پچھلے سال کی اس سہ ماہی کے تقریباً برابر ہی رہی۔ مگر دسمبر میں ۵۴ ہزار گانٹھ کی کھپت زیادہ ہوئی۔ جہاں تک اگلے سیزن کا تعلق ہے اندازہ ہے کہ انڈیا میں کاٹن . . . کی کھپت میں ۴ لاکھ گانٹھ کا اضافہ ہوگا۔ اس سے نصف اضافہ پاکستان میں ہوگا۔ کوریا اور ٹرکی میں تھوڑے سے اضافہ کی توقع ہے مندرجہ ذیل نقشہ سے چند ایسے ممالک کی کاٹن کی کھپت کا پتہ لگ سکے گا:۔

ملک	۵۴-۱۹۵۳ء	۵۵-۱۹۵۴ء	فرق ہزار گانٹھوں میں
پاکستان	۴۵۰	۶۵۰	۲۰۰
ٹرکی	۲۷۵	۳۲۵	۵۰
کوریا	۱۵۰	۲۲۵	۷۵
ارجنٹائن	۴۰۰	۴۳۰	۳۰
کولمبیا	۱۳۳	۱۵۰	۱۷
میکسیکو	۳۳۰	۳۵۰	۲۰
ہانگ کانگ	۲۰۴	۲۲۵	۲۱
ایران	۷۰	۸۵	۱۵

گندم

محکمہ زراعت کے بیان کے مطابق ۱۹۵۴ء میں ساری دنیا میں گندم کی پیداوار کا اندازہ ۶۷۹۰۰ ملین بشلز (دس لاکھ) کا ہے یہ پچھلے سال کی گندم کے اندازے کے مقابلے میں ۶ فیصدی کم ہے۔ مگر ۴۹-۱۹۴۵ء کی اوسط پیداوار کے مقابلے میں ۱۶ فی صدی زائد ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اور کینیڈا میں ۵۰۰ ملین بشلز کم گندم پیدا ہوئی۔

اگلے سال کے لئے ۲۰۰۲۰۹ ملین بشلز تھا۔ جبکہ ایک سال پہلے یہ سٹاک ۲۰۰۲۰۵ ملین بشلز تھا۔ فروری میں کینیڈا میں گندم کی سپلائی پچھلے سال کے مقابلہ میں ۸۵۶۰۶ ملین بشلز کم تھی۔ لیکن امریکہ میں ۹۹۰۵۰۴ ملین بشلز کے مقابلہ میں ۶۰۰۷ ملین بشلز ارجنٹائن میں ۱۵۴۰۹ ملین کے مقابلہ میں ۱۶۹۰۱ ملین اور آسٹریلیا میں ۱۵۳۶ ملین بشلز کے مقابلہ میں ۱۳۹۰۷ ملین بشلز کا سٹاک تھا۔ ان چاروں ممالک میں گندم کی برآمد ششماہی میں ۳۷۳۰۸ ملین بشلز تھی جبکہ ۵۴-۱۹۵۳ء کے اس عرصہ میں ۳۲۴۰۵ ملین بشلز کی برآمد ہوئی تھی۔ امریکہ نے . . . . پچھلے سال اس عرصہ میں ۹۴۰۰۸ ملین بشلز تھی۔ ارجنٹائن نے ۴۰۰۸ ملین بشلز کی جگہ پر ۶۶۰۴ آسٹریلیا نے ۲۰۰۲ ملین بشلز کی جگہ پر ۵۴۰۳ ملین بشلز گندم برآمد کی۔ البتہ کینیڈا سے گندم کی برآمد کم رہی ۱۳۰۰۷ ملین بشلز کے مقابلہ پر اس سال ۱۳۵۰۱ ملین بشلز کی برآمد ہوئی۔

(ڈیلی بزنس لاہور ۱۵ جون ۱۹۵۵ء)

افغانستان میں شدید غذائی قلت

کوئٹہ ۱۵ جون۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ شدید غذائی قلت کی بنا پر سارے افغانستان میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے اور لوگ بہت بے چین ہیں۔ اس قلت کا باعث بارشوں کی کمی اور تقسیم کا غلط سسٹم قرار دیا جا رہا ہے۔

سندھ کے دور دراز دیہات کو بھی طبی سہولتیں مہیا کی جائینگی

سکھر اور لاڑکانہ کے ہسپتالوں پر کل ۳۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوا

کراچی ۱۶ جون۔ حکومت سندھ نرسوں اور دائیوں کی تربیت کے لئے حیدرآباد میں ایک مرکز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس مقصد کے لئے تین لاکھ روپے مختص کئے جا چکے ہیں۔ حکومت نے چرچ مشن میں ۴۷ ہزار روپے کی ایک عمارت خرید لی ہے۔ اس عمارت کو گرا کر مزید ساڑھے ہزار روپیہ خرچ کرکے نئی عمارت تعمیر کی جائے گی۔ جس میں کلاس روم۔ لائبریری۔ تجربہ گاہیں اور دفاتر کے لئے کافی جگہ ہوگی۔ حکومت سندھ نے صوبے کے عوام کو بہتر طبی سہولتیں بہم پہنچانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ دور دراز دیہات میں رہنے والے باشندوں کو بھی جدید طبی سہولتیں بہم پہنچانے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

متعدد نئے ہسپتالوں کی تعمیر کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ سکھر اور لاڑکانہ میں نئے ہسپتالوں کی عمارتیں مکمل کر لی گئی ہیں۔ ان پر علی الترتیب ۲۲ اور ۱۲ لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ جیکب آباد میں ایک اور ہسپتال کی عمارت قریب الاختتام ہے۔ ان ہسپتالوں میں جدید ترین طبی سہولتوں اور ساز و سامان کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ٹھٹھہ میں سو بستروں کا ایک ہسپتال بھی تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ دادو۔ نواب شاہ میرپور خاص کے ہسپتالوں اور حیدرآباد کے دماغی امراض کے ہسپتالوں کو جدید ترین طبی آلات سے لیس کرنے کے لئے کافی روپیہ منظور کیا ہے۔ اس کے علاوہ ادویات کی خرید کے لئے بھی ۴ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے۔

خان قیوم نئی پارٹی بنائیں گے

پشاور ۱۶ جون۔ صوبہ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں نے ایک نئی سیاسی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ نئی پارٹی کے پروگرام کا جلد ہی اعلان کیا جائیگا۔ خان عبد القیوم خاں نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ مسلم لیگ مر چکی ہے۔ اور اسے اب زندہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس حقیقت کے پیش نظر میں اور میرے ہم خیال لوگوں نے ایک نئی پارٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ عوام کے سامنے اپنا پروگرام رکھنے کے لئے ملک بھر میں مہم چلائی جائے گی۔ اور اس کی ابتداء صوبہ سرحد سے کی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت سرحد کو صوبائی اسمبلی میں ایک منظم اپوزیشن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اور مجھے امید ہے۔ اس کی طاقت بڑھتی جائے گی۔ خان قیوم آج اپنے کاغذات نامزدگی داخل کریں گے۔ آپ گورنر سرحد خان قربان علی خاں سے ملنے گئے۔ آپ نے کہا۔ میں گورنر کی اس خواہش سے بے حد متاثر ہوں کہ دستور یہ کے انتخابات آزادانہ اور منصفانہ ہوں۔ گورنر کی اس یقین دہانی کے پیش نظر صوبائی اسمبلی کے ممبر آزادی سے اپنے ووٹ دیں گے۔

٭ لگانے میں پنجاب سب سے اول رہا ہے۔ کراچی اور بلوچستان علی الترتیب دوم و سوم رہے۔

عازمین حج کے ریزرویشن کارڈ

کراچی ۱۶ جون۔ عازمین حج کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے ریزرویشن کارڈ حاصل کر لیں۔ یہ کارڈ حج کمیٹی سے تین روپے کی ادائیگی سے بھی حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ان کارڈوں پر ایران اور عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کی جا سکتی ہے۔ لیکن دوسرے سفر کے لئے یہ کارڈ کارآمد نہیں ہو سکتے۔ مصر و شام کے راستے واپس آنے والے زائرین کو چاہیئے۔ کہ وہ ضروری پاسپورٹ حاصل کریں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش ثابت -/۱۳ تا -/۱۴ روپے۔ ماش سبز -/۸/۱۴ روپے تا -/۱۵ روپے۔ مونگ ثابت -/۱۱ مسور ثابت ۸/۸ تا -/۱۶ دال مسور -/۱۲ چنے ۱۳/- روپے۔ کابلی چنے -/۱۰ تا ۸/۱۲ گندم ۸/۸ تا ۱۰/۴ تا ۱۱/۴ روپے۔ گڑ -/۱۵ تا -/۱۸ روپے۔ شکر -/۱۸ تا -/۲۱ روپے۔ چینی دیسی -/۲۳ تا -/۲۶ روپے۔ تیل توریہ -/۴۲ تا ۴۳/- روپے۔ تیل بنولہ ۸/۵۴ تا ۵۵/۸ تیل تلی -/۷۵ تا -/۷۸ روپے۔ دیسی گھی -/۱۵۵ تا -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ روپے۔ بناسپتی گھی -/۴۰ تا -/۴۱ روپے ٹین۔ سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۵ کالی مرچ -/۵۰۰ روپے۔ باجرہ ۸/۹ روپے تا ۹/۱۲ روپے۔ مکئی ۱۲/۷ روپے تا -/۸ روپے۔ توریہ -/۱۶ تا -/۱۷ روپے۔ کھل توریہ ۵/۸ تا ۵/۱۲ روپے الائچی ڈوڈہ -/۳۴ روپے۔ الائچی خورد -/۵۴ روپے سیر۔ نمک ۴/۲ تا ۸/۴ روپے۔ لونگ -/۵۵۰ روپے۔ ہلدی -/۸۸ تا -/۱۱۰ روپے۔ خشک میوہ:۔ بادام -/۵۸ تا -/۷۰ روپے۔ سوگی -/۵۰ تا -/۷۰ روپے۔ کھوپرہ -/۲۰۰ تا -/۲۰۵ روپے۔ چھوہارہ -/۱۸ تا -/۳۰ روپے۔ پستہ -/۴۰۰ تا -/۴۱۰ روپے۔ گری بادام -/۲۵۰ روپے۔ صرافہ:۔ سونا ۸/۱۰۴ تا ۱۰۵/۸ روپے۔ پونڈ ۸/۶۵ روپے چاندی ٹکسالی -/۱۴۸ روپے۔ چاندی -/۱۶۰ تا -/۱۶۸ روپے۔

چھوٹی بچتوں کی سکیم

لاہور ۱۲ جون۔ پچھلے مالی سال میں پنجاب میں چھوٹی بچتوں کی سکیم پر ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے لگائے گئے۔ چھوٹی بچتوں کی سکیم میں روپیہ ٭

کراچی اور سندھ کے مسلم لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا

مسٹر محمد علی کو خاص ہنگامی اختیارات دیدئیے گئے

کراچی ۱۶ جون۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے مجلس دستور ساز کے انتخابات میں کراچی اور سندھ سے حصہ لینے والے مسلم لیگ کے نامزد امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سندھ سے جو چار امیدوار مسلم لیگ ٹکٹ پر مجلس دستور ساز کے انتخابات میں حصہ لیں گے ان کے نام مسٹر محمد ایوب کھوڑو۔ پیر علی محمد راشدی۔ حاجی مولا بخش سومرو اور میر غلام علی خاں تالپور ہیں۔ واضح رہے کہ سندھ پارلیمانی بورڈ نے مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ سے مسٹر محمد ایوب کھوڑو۔ پیر محمد علی راشدی۔ حاجی مولا بخش سومرو اور قاضی محمد اکبر کو مسلم لیگ ٹکٹ دینے کی سفارش کی تھی۔

کراچی سے مسلم لیگ ٹکٹ مسٹر یوسف ہارون کو دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی پارلیمانی بورڈ نے سندھ اور کراچی کے ان تمام امیدواروں سے ملاقات کی جنہوں نے مسلم لیگ ٹکٹ کے لئے درخواست دی تھی۔

ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی کو مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ نے ہنگامی طور پر خاص اختیارات دئیے ہیں جس کے تحت اگر وہ چاہیں تو کسی بھی فرد کو مسلم لیگ ٹکٹ دے سکتے ہیں اور کسی بھی فرد کا مسلم لیگ ٹکٹ منسوخ کر سکتے ہیں۔

مسلم لیگ کے آئین کے تحت صدر مسلم لیگ جو بھی فیصلہ کرے گا اسے مرکزی مسلم لیگ پارلیمانی بورڈ کا فیصلہ تصور کیا جائے گا۔

سکھوں کے ساتھ آزاد بھارت میں منصفانہ سلوک نہیں کیا گیا

نئی دہلی ۱۶ جون۔ بھارت کے سکھ مایوس اور بد دل ہو گئے ہیں کیونکہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آزاد بھارت میں ان کے ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا گیا۔ یہ اعلان پیپسو اکالی دل کے صدر سردار حکم سنگھ نے کیا ہے۔

پنجابی صوبہ کی حمایت میں نعرے لگانے پر جو پابندی عاید کی گئی ہے اس کے خلاف اکالی دل نے جو تحریک چلائی ہوئی ہے سردار حکم سنگھ اس میں حصہ لینے کی غرض سے دہلی سے امرتسر روانہ ہوئے۔ اور امرتسر سے روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے یہ الفاظ کہے " سردار حکم سنگھ نے غیر ملکی اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا سکھوں کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے سکھ ہندوؤں کی جارحانہ فرقہ وارانہ عصبیت سے حفاظت چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرکز سے ہم نے انصاف حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن کسی ذمہ دار افسر نے سکھوں کے مطالبات پر کبھی توجہ نہیں دی۔ مشرقی پنجاب کی حکومت پر آریہ سماجیوں کا قبضہ ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ موجودہ اکالی تحریک کا ان شکایات سے کوئی تعلق نہیں۔

سردار حکم سنگھ نے کہا کہ سکھوں کی آبادی مشرقی پنجاب میں اس وقت ۳۵ فیصدی ہے لیکن پنجاب کے پنجابی بولنے والے علاقہ اور پیپسو کے علاقہ کو ملا کر ایک صوبہ بنایا جائے تو اس میں سکھوں کو ۵۴ فیصدی نمائندگی حاصل ہوگی۔

سردار حکم سنگھ نے کہا کہ سکھوں کی تحریک صرف ان نعروں پر پابندی کے خلاف ہے جو پنجابی صوبہ کے حق میں لگائے جاتے ہیں۔

درخواست دعاء

میری بڑی لڑکی نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہوا ہے۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسارہ اہلیہ مرزا مولا بخش صاحب
فیض باغ لاہور